السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والدین کے یہ عقاید ہیں : رسول اللہ ﷺ حاظر وناظر ہیں ۔ غیب جانتے ہیں ۔ نور من نوراللہ ہیں ۔ ہماری مدد کرتے ہیں ۔ مختار کل ہیں ۔ قبر میں زندہ ہیں ۔ ان کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ۔ اگر میرے والدین فوت ہوجائیں توکیا میں ان کی جنازہ پڑھوں ؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب عنائت فرمائیں ۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں صرف کافر کی نماز جنازہ نہیں ہے جبکہ بد عتی، فاسق اور گناہ گار کی نماز جنازہ جائز ہے اور پڑھنی چاہیے ۔ اس مسئلہ کا جواب اس پر منحصر ہے کہ آپ اپنے والد محترم کو کیا سمجھتے ہیں ۔ ؟ اگر انہیں کافر سمجھتے ہیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور اگر انہیں مسلمانوں میں شمار کرتے ہیں تو ان کی نماز جنازہ لازماً پڑھیں ۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر انہیں کافر سمجھتے ہیں تو ان کی وراثت لینا بھی آپ کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا ۔ اپنے دل سے اس بارے فتویٰ لیں کہ وہ کیا تھے ؟ پھر اس پر عمل کر لیں ۔ ہمارے نزدیک تاویل، جہالت یا دیگر اسباب کی بنیاد پر کفر یا شرک کے مرتکب کے افعال کو تو کفریہ اور شرکیہ افعال کہا جائے گا لیکن انہیں کافر قرار نہیں دیا جائے گا الا یہ کہ تمام موانع مفقود ہو جائیں ۔

جبکہ http://islamqa.com/ur/ref/2900 میں اس سے ملتا جلتا ایک سوال موجود ہے کہ جو شخص قبروں سے مدد مانگتے ہوئے فوت ہو اس کی جنازہ میں شرکت کا حکم کیا ہے ؟

جواب :

ہم نے یہ سوال فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا تو ان کا جواب تھا :

جب وہ مردوں سے استغاثہ اور مدد مانگنے پر مصر ہو اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوجائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے ۔ اور جب اس کے ساتھ کسی نے بھی مناقشہ نہیں کیا اور بحث نہیں کی تو ہم دیکھیں گے کہ آیا اس کے علاقے میں توحید پرست لوگ اور توحید کی دعوت دینے والے ہیں، اور توحید کی پہچان کے طریقے موجود ہیں تو ایسے شخص کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ اس کے خلاف حجت قائم ہو چکی ہے اور تو اسکے جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی جائے گی، اور اگر ایسا نہیں تو پھر اس کے جنازہ میں شرکت کی جائے گی ۔

وباللہ التوفیق

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی